روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 31/ اکتوبر 2006ء 7 شوال 1427 ہجری 31 اخاء 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 243

احباب جماعت کو امتحان اور آزمائش کے وقت خصوصی دعائیں کرنے کی تلقین

مومن ابتلاؤں سے گھبراتے نہیں وہ عارضی ہوتے ہیں اور ٹل جاتے ہیں

دعاؤں اور نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔اکتوبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27۔اکتوبر 2006ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن ابتلاؤں سے گھبرایا نہیں کرتے۔ابتلاء وامتحان عارضی ہوتے ہیں جو ٹل جاتے ہیں۔نوافل قرب الٰہی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔اس لئے دعاؤں اور نوافل کے ذریعہ مقرب الٰہی بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور اس کا رواں ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں نشر کیا۔

حضور انور نے ابتلاؤں کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت ہمیشہ کھاد کا کام دیتی ہے۔دنیاداروں کو جن کا دائرہ عمل دنیاوی اسباب کے اندر ہے ان کو پتہ نہیں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے روزانہ ایسی بیعتیں آتی ہیں جو خواب کی بنا پر یا کوئی نشان دیکھ کر کی جاتی ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ مومن ابتلاؤں سے گھبرایا نہیں کرتے۔خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے مرتے نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی پا جاتے ہیں۔ہر مخالفت اور شہادت کے بعد الٰہی جماعتوں کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے اور ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر ترقی کے نئے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔صاف دل انسان جب سچائی کا مطالعہ کرتا ہے تو دین کی خوبصورت تعلیم کا حسن اس میں نظر آجاتا ہے۔

حضور انور نے احباب جماعت کے اخلاص و وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے ہر کونہ میں احمدی ہر قربانی کیلئے تیار کھڑے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے یہ الٰہی سنت ہے کہ الٰہی جماعتوں کو ابتلاؤں سے گزرنا پڑتا ہے پس ہر احمدی کو دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صبر واستقلال کے ساتھ ان امتحانوں سے گزرنا چاہئے۔حضور انور نے پاکستان، سری لنکا اور بلغاریہ میں تازہ مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف ممالک کے احمدیوں کے اخلاص و فدائیت کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔جو خدا کی راہ میں ہر تکلیف کو بخوشی برداشت کرتے ہیں۔حضور انور نے ابتلاؤں میں سے گزرنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے حضور جھکو۔اللہ کے حضور جھکو۔یہ عارضی امتحان وابتلاء ہیں جو ٹل جائیں گے۔اللہ کی راہ میں کی جانے والی کوئی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ہمارا کام دعاؤں پر زور دینا اور اللہ کے حضور گڑگڑانا ہے۔حضور انور نے شوال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اس ماہ میں 6 نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔نفلی عبادات اور روزے اللہ کے قرب کا ذریعہ ہوتے ہیں۔فرائض کی کمی ان کے ذریعہ پوری ہو جاتی ہے۔خدا کی محبت تمام نوافل کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر فرض کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔پس دعاؤں اور نوافل کے ذریعہ مقرب الٰہی بننے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے احباب جماعت کو بعض دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔یا حی یا قیوم برحمتک نستغیث.رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی . انی مغلوب فانتصر.

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔پس ہمارا کام ہے کہ دعائیں کرتے چلے جائیں۔مختلف وقتوں اور حالتوں کی دعائیں جو حضرت نبی کریم ﷺ نے سکھائی ہیں ان کو پڑھنا چاہئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نوافل کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے حضور انور نے دعا کی کہ حضرت مسیح موعود نے ہدایت کیلئے جو دردناک دعائیں کی ہیں وہ سن لے۔

تین گرہیں

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سو جاتے ہو تو شیطان ہر ایک کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے سوئے رہو ابھی رات لمبی ہے۔جب کوئی اٹھتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے وضو کرنے پر دوسری اور نماز پڑھنے پر تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ خوشی اور پاکیزہ سانسوں کے ساتھ صبح کرتا ہے ورنہ گندی سانسوں اور سستی کے ساتھ دن کا آغاز کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب عقد الشیطان حدیث نمبر:1074)

حضور انور کا خطبہ جمعہ
6 بجے نشر ہوگا

۞ برطانیہ کا وقت تبدیل ہونے کی وجہ سے مورخہ 3 نومبر 2006ء سے ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق 5:00 بجے شام کی بجائے 6:00 بجے شام نشر ہوا کرے گا۔احباب نوٹ فرمالیں۔

(نظارت اشاعت)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

غزل

ظُلم اور جبر کی ہر رسم مٹا دی جائے
چار سُو سیج محبت کی سجا دی جائے

ختم ہو جائے جہالت کے اندھیروں کا وجود
اپنے ماحول کو کچھ ایسی جِلا دی جائے

اب کسی طور تو یہ حبس کا موسم گزرے
آؤ اس شہر میں اُلفت کو ہوا دی جائے

عدل و انصاف کی دیوار گراں سے اب تو
ظلمتِ شب کی وہ تصویر مٹا دی جائے

وہ جو اوروں کے لئے پیار کا جذبہ رکھے
ایسے انسان کو جینے کی دعا دی جائے

یوں سرِ دار لگاتا ہے جو حق کا نعرہ
کیوں اسے جُرمِ صداقت کی سزا دی جائے

عبدالصمد قریشی

تصحیح

۞ الفضل 30/اکتوبر 2006ء صفحہ اول پر ولادت کے اعلان میں نومولود کے دادا کا نام سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے ۔ نومولود کے دادا مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود ہیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

ولادت

۞ مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم منصور رفیق احمد ابن مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب اور محترمہ زاہدہ رفیق صاحبہ بنت مکرم عبدالرفیق صاحب ورجینیا امریکہ کو مورخہ یکم اکتوبر 2006ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کے لئے طاہر احمد نام کی منظوری عطا فرمائی ہے نیز یہ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باسعادت، باعمر، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم ڈاکٹر سید قمر احمد توقیر صاحب ابن محترم سید توقیر مجتبیٰ صاحب کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ سیدہ زرنا اسد صاحبہ بنت محترم سید اسد شاہ صاحب ربوہ مورخہ 3 ستمبر 2006ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ایوان محمود میں دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کروائی۔ اگلے روز ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے اس موقع پر دعا کرائی۔ محترمہ سیدہ زرنا اسد محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سابق ناظر بیت المال خرچ و سیکرٹری مجلس کارپرداز کی پوتی ہیں۔ اور مکرم ڈاکٹر سید قمر احمد صاحب مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب واقف زندگی کے پوتے ہیں جو نصرت جہاں سکیم کے تحت ابتدائی وقف کرنے والے ڈاکٹرز میں سے ہیں۔ ڈاکٹر سید قمر احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور عنقریب نصرت جہاں سکیم کے تحت اہلیہ کے ساتھ نائیجیریا جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب ابن چوہدری کرامت اللہ خان صاحب چک T.D.A. 2 ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم رانا انعام اللہ صاحب ابن مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب و مکرمہ مبشرہ انعام صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اکتوبر 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ناعمہ انعام نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی قبول فرمالیا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا سیف الرحمٰن صاحب شورکوٹ کینٹ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

۞ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب آف بیلجیئم ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم آف لیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم آصف ندیم چوہدری صاحب آف لندن و مکرمہ فرح آصف صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ عنایت سجیل احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل فرمالیا ہے۔ نومولود مکرم سلیم احمد صاحب آف لندن کا نواسہ ہے۔ اسی طرح مکرم بشارت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ ماریشس کا بھتیجا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور بنی نوع انسان اور احمدیت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔

۞ مکرم غلام مصطفیٰ مہر صاحب ناظم اطفال ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 12 جون 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالباری عطا فرمایا ہے۔ نیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم عطاء اللہ مہر صاحب سیکرٹری وصایا ضلع ملتان کا پوتا اور مکرم نیاز مسعود صاحب ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے نیک خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری نواسی مکرمہ آسیہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم خالد اسلام صاحب مقیم لندن کے دونوں بیٹے بعارضہ الرجی بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کیلئے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم حامد احمد بخاری صاحب ناظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ، شوگر، بلڈ پریشر اور ہڈیوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی آنکھوں کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

۞ مکرم محمد شفیع خان شہزادہ صاحب مسلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ایک ٹانگ میں شدید درد رہتا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مظفر احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ ایم ٹی اے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد نصر اللہ صاحب ڈوگر صدر جماعت احمدیہ نانو ڈوگر ضلع لاہور کو 28۔اکتوبر 2006ء کو ایک حادثہ میں سر پر چوٹ آئی ہے بائیں ٹانگ اور باوز بھی فریکچر ہو گئے ہیں ۔ جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفا کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز واقعات کا دلنشیں و پُر معارف تذکرہ

دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور مشکل کشائی کے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان ایمان لانے والوں کو ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھا کر ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے

آپ کے ہاتھوں جہاں دنیا نے روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کی وہاں آپ کی دعاؤں سے جسمانی بیماروں نے بھی شفا پائی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/اگست 2006ء بمطابق 25/ظہور 1385 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جیسا کہ گزشتہ سے پہلے خطبہ میں میں نے کہا تھا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے مسیح ومہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی .... جس نے آج اپنے آقا ومطاع کی پیروی میں ہمیں دعائیں کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشانات دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل اور ایمان کامل پیدا فرمایا، آپ نے اپنے مخالفین کو چیلنج دے کر فرمایا کہ .... میرے سے مقابلہ کرو اور اس کے لئے آپ نے اور باتوں کے علاوہ قبولیت دعا کا چیلنج بھی دیا لیکن کسی کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دن جو حضرت مسیح موعود کی جماعت پر طلوع ہوتا ہے وہ گزشتہ سو سال سے زائد عرصے سے مخالفین کی انتہائی کوششوں بلکہ بعض حکومتوں کی کوششوں کے باوجود حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ترقی کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس یہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں ہی ہیں جو آج تک قبولیت کا شرف پا رہی ہیں۔ ....

آج میں حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے چند واقعات پیش کروں گا جن سے اللہ تعالیٰ کا آپ سے جو سلوک ہے کہ کس طرح آپ نے مختلف مواقع پر اپنے ماننے والوں کی تکلیفوں کے لئے دعائیں کیں۔ آپ ان کے ایمان میں اضافے کے لئے دعائیں کرتے تھے یا جماعت کی ترقی کے لئے آپ دعائیں کرتے تھے یا علمی معجزات دکھانے کے لئے دعائیں کرتے تھے تو جن کے سامنے یہ دعائیں کی گئیں، اللہ تعالیٰ ان ایمان لانے والوں کو ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دکھا کر ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے، بلکہ آج تک یہ واقعات پڑھ کر اور جن خاندانوں کے ساتھ یہ واقعات ہوئے ان کی نسلوں میں روایتاً چلتے رہنے سے ان سب کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا چلا جا رہا ہے۔ آپ کے قبولیت دعا کے نشانات تو ہزاروں کی تعداد میں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک کا میں ذکر کروں گا۔

پہلے میں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کتنی باریکی سے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرتے تھے اور کسی بشری تقاضے کے تحت غیر ارادی طور پر کہیں جو کوئی کمی رہ جاتی تھی تو احساس ہوتے ہی فوراً مداوا کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اس کو پورا کرنے کے لئے دعا بھی کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود باہر شہر سے واپس آئے تو مکان میں جب داخل ہو رہے تھے تو کسی سوالی نے (سائل نے) دور سے سوال کیا۔ اس وقت بہت سارے لوگ وہاں تھے۔ ان ملنے والوں کی آوازوں میں اس سوالی کی آواز دب گئی اور حضرت مسیح موعود اندر چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کی آوازوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے کانوں میں اس سائل کی دکھ بھری آواز گونجی تو آپ نے باہر آ کر پوچھا کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اس وقت یہاں سے چلا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے مگر دل بے چین تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر اسی سائل کی (سوالی کی) پھر آواز آئی اور آپ لپک کر باہر آئے اور اس کے ہاتھ میں کچھ رقم رکھ دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے بے چین تھی اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ خدا اسے واپس لائے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 73,72)

اب بظاہر یہ چھوٹی سی بات ہے۔ سائل آیا، سوال کیا لیکن لوگوں کے رش کی وجہ سے آپ صحیح طور پر سمجھ نہیں سکے۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ تو ایک سائل تھا، فوراً طبیعت بے چین ہوگئی، باہر آ کر آپ دریافت فرماتے ہیں۔ اور اس کے چلے جانے پر یہ نہیں کہا کہ چلا گیا تو کوئی بات نہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو اسے واپس بھیج دے تاکہ میں اس کی ضرورت پوری کر سکوں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی اس بے چین دل کی دعا فوراً قبول فرما لیتا ہے۔

مسیح موعود کے ہاتھوں جہاں دنیا نے روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنی تھی اور کی۔ جو چور اور ڈاکو تھے وہ بھی مسیح موعود کے ہاتھوں ولی بنے، وہاں اس مسیح موعود کی دعاؤں سے جسمانی بیماروں نے بھی شفا پائی جس کے بے شمار واقعات ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہی فرماتے ہیں کہ کابل سے آئی ہوئی ایک غریب مہاجر احمدی عورت تھی جس نے غیر معمولی حالات میں حضرت مسیح موعود کے دم عیسوی سے شفا پائی۔ ان کا نام امۃ اللہ بی بی تھا۔ خوست کی رہنے والی تھیں جو کابل میں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئیں تو اس وقت ان کی عمر بہت چھوٹی تھی اور ان کے والدین اور چچا چچی حضرت سید عبداللطیف شہید کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ امۃ اللہ صاحبہ کہتی ہیں کہ بچپن میں ان کو آشوب چشم کی سخت بیماری تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی طاقت نہیں رکھتی تھیں۔ ان کے والدین نے بہت علاج کروایا مگر کوئی فرق نہیں پڑا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب ان کی والدہ پکڑ کر ان کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگیں تو وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ گئیں کہ میں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعود کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کے روتے ہوئے عرض کی کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتی، آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر ابلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے

چین ہوکر کراہ رہی تھی۔حضرت مسیح موعود نے اپنی انگلی پر اپنا تھوڑا سا لعاب دہن لگایا اور ایک لمحے کے لئے رک کر (جس میں شاید دعا فرمائی ہو) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی انگلی میری آنکھوں پر آہستہ سے پھیری اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد آج تک جبکہ میں 70 سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود کے دم کی برکت سے میں اس تکلیف سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی ہوں۔کہتی ہیں جس وقت دم کیا تھا اس وقت میری عمر صرف دس سال تھی اور آج ساٹھ سال ہو گئے ہیں اور آنکھوں میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 284,283)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے بچپن کے ایک واقعہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت میر صاحب ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔حضرت مسیح موعود نے ان کے متعلق دعا کی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ (۔) یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر صاحب توقع کے خلاف بالکل صحت یاب ہو گئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 287,286)

پھر حضرت میاں بشیر احمد صاحب جن کے حوالوں کا ذکر آ رہا ہے، ان کو بھی بچپن میں آنکھوں کی تکلیف تھی۔جب ہر قسم کے علاج ناکام ہو گئے تو حضرت مسیح موعود نے آپ کے لئے دعا کی اور دعا نے پھر شفا کا معجزہ دکھایا۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک دفعہ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور مدت تک علاج ہوتا رہا کچھ فائدہ نہ ہوا۔تب اس کی اضطراری حالت دیکھ کر میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو یہ الہام ہوا کہ یعنی میرے لڑکے بشیر نے آنکھیں کھول دی ہیں۔تب اسی دن اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 89 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی، گویا مردہ کے حکم میں تھا۔اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی! میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا (۔) یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔تب میں خاموش ہو گیا۔بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا (۔) یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 230,229)

انہوں نے بعد میں لمبی عمر پائی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''5/اگست 1906ء کو ایک دفعہ نصف حصہ اَسْفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی۔'' یعنی جو نچلا دھڑ تھا وہ بے حس ہو گیا اور ٹانگیں بالکل سہار نہیں سکتی تھیں اور فرماتے ہیں کہ ''اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ساتھ ہی سخت درد تھی۔دل میں گھبراہٹ تھی کہ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے۔تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتتِ اعداء ہے۔تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا (۔) یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر افتراء کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی اور پھر جب یکدفعہ آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی۔اور کیا بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246,245)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ طاعون بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے تائیدی نشانوں میں سے ایک نشان کے طور پر بھیجا تھا، جس سے ہندوستان میں لاکھوں آدمی موت کا لقمہ بنے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کے ماننے والے اور گھر میں رہنے والے اس بیماری سے محفوظ رہیں گے۔یہ بہت بڑا نشان تھا لیکن انہیں دنوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود کے تیسرے صاحبزادے تھے، وہ تیز بخار کی وجہ سے بہت شدید بیمار ہو گئے، جس پر حضرت اقدس کو بڑی فکر ہوئی۔اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں کہ:۔

''طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہو گیا اور بے ہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے (۔) یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہو گئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اَور ہی بلا ہے۔تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آ جائے گا۔اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 88,87 حاشیہ)

طاعون کے نشان کے طور پر ملک میں پھیلنے اور اس بیماری کے آپ کی دعا سے پھیلنے کے

بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''اکہترواں نشان جو کتاب سرّ الخلافہ کے صفحہ 62 پر میں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لئے میں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ سواس دعا کے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے ....اور اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کر دی۔'' یعنی تو نے کئی دشمنوں کے گھروں کو ویران کر دیا۔'' اور یہ الحکم اور البدر میں شائع کیا گیا اور پھر مذکورہ بالا دعائیں جو دشمنوں کی سخت ایذاء کے بعد کی گئیں جناب الٰہی میں قبول ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کا عذاب ان پر آگ کی طرح برسا اور کئی ہزار دشمن جو میری تکذیب کرتا اور بدی سے نام لیتا تھا ہلاک ہو گیا۔

آپ کی دعا سے بارش کے دو واقعات کا بھی میں ذکر کر دیتا ہوں۔ شیخ محمد حسین صاحب پنشنر جج اسلامیہ پارک لاہور لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ حضور لاہور میں میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر فروکش تھے، جنوری کا مہینہ تھا، سن یاد نہیں۔ رات دس بجے کے قریب کا وقت تھا۔ اس سال بارش نہیں ہوئی تھی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا حضور دعا کریں بارش ہو کیونکہ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ حضور نے نہ دعا کی نہ کوئی جواب دیا اور باتیں ہوتی رہیں۔ پھر اس نے یا کسی اور نے بارش کے لئے دعا کو کہا مگر پھر بھی حضور نے کوئی توجہ نہ کی۔ کچھ دیر بعد پھر تیسری دفعہ کسی نے دعا کے لئے کہا۔ اس پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کی۔ اس وقت چاند کی چاندنی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا مگر حضور کے ہاتھ اٹھتے ہی ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی اور بارش کی بوندیں پڑنی شروع ہو گئیں۔ اور ادھر حضور نے دعا ختم کی ادھر بارش تھم گئی۔ صرف چند منٹ ہی بارش ہوئی اور آسمان صاف ہو گیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 290)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا بھی ایک واقعہ ہے جس میں قبولیت دعا بھی ہے اور یہ بھی کہ دعا کس حد تک کروانی چاہئے۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی لکھتے ہیں کہ میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان میں آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا، حضرت گرمی بڑی سخت ہے۔ دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ مگر ساتھ ہی میں نے (منشی ظفر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے) ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہیں کے لئے کریں، میرے لئے نہ کریں۔ اس پر حضرت مسیح موعود پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔ منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام و نشان تک نہ تھا۔ مگر ابھی ہم بٹالہ کے راستہ میں یکّہ پر بیٹھ کر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستہ کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں یا نالیاں سی بن گئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکّہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس سے چل رہا تھا یک لخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف کو گرے اور میں اونچے راستہ کی طرف گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی پانی ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ میں بچ رہا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی اس لئے میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔ لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرا لو۔ اور پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ہم آگے روانہ ہو گئے۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 97,96)

لگتا ہے کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بہت محتاط بھی تھے، دعاؤں پر یقین تو یقیناً دونوں کو ہی ہوگا۔ لیکن ان کو پتہ تھا کہ اگر فوری پوری ہو گئی تو راستہ کا سفر ہے، کوئی واقعہ پیش ہی نہ آ جائے۔

اپنی ایک دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو پہلے اس سے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا ناظرین کے فائدہ کے لئے لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔''

وہ بھی نواب خاندان کے تھے لیکن نوابی کیونکہ دوسروں کو مل گئی تھی اس لئے ان کو بالکل ہی رعایا بنا دیا گیا تھا اور انہیں حقوق نہیں دیئے گئے تھے۔ بہرحال جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو جہاں پر فیصلہ ہونا تھا انہوں نے، سب افسران نے یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ یہ ان کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''اس طوفان غم و ہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلاتوقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے۔ تب میں نے نواب محمد علی خاں صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلاتوقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دیدیئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 339,338)

آپ کی قبولیت دعا پر غیروں کو بھی یقین تھا۔ چنانچہ ایک ہندو کے آپ کو دعا کے لئے عرض کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''شرمپت کا ایک بھائی بشمبر داس نام ایک فوجداری مقدمہ میں شاید ڈیڑھ سال کے لئے قید ہو گیا تھا تب شرمپت نے اس اضطراب کی حالت میں مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ میں نے اس کی نسبت دعا کی تو میں نے بعد اس کے خواب میں دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جس جگہ قیدیوں کے ناموں کے رجسٹر تھے اور ان رجسٹروں میں ہر ایک قیدی کی میعادِ قید لکھی تھی۔ تب میں نے وہ رجسٹر کھولا جس میں بشمبر داس کی قید کی نسبت لکھا تھا کہ اتنی قید ہے اور میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نصف قید کاٹ دی اور جب اس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل کیا گیا تو مجھے دکھلایا گیا کہ انجام مقدمہ کا یہ ہوگا کہ مثل مقدمہ ضلع میں واپس آئے گی اور نصف قید بشمبر داس کی تخفیف کی جائے گی مگر بری نہیں ہوگا۔ اور میں نے وہ تمام حالات اس کے بھائی لالہ شرمپت کو قبل از ظہور انجام مقدمہ بتلا دیئے تھے اور انجام کار ایسا ہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 232)

یعنی اس کی آدھی سزا معاف ہو گئی، پوری سزا تو معاف نہیں ہوئی لیکن آدھی سزا معاف ہو گئی اسی خواب کے مطابق جو حضرت مسیح موعود نے دیکھی تھی۔

حضرت مسیح موعود نے 1880ء سے 1884ء تک براہین احمدیہ کی چار جلدیں تصنیف فرمائیں۔ .... آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور آپ نے چیلنج کیا کہ جو دلائل میں نے اس کتاب کی چار جلدوں میں دیئے ہیں ان کے تیسرے چوتھے یا پانچویں حصے کے برابر بھی اگر کوئی دلیل پیش کر دے تو دس ہزار روپے کا انعام دوں گا۔ .... اس کتاب نے دشمنوں کے منہ بند کر دیئے اور عیسائیت کے حملوں کے سامنے

بند باندھ دیا بلکہ صرف بند نہیں باندھ دیا ان کو مقابلے کے میدان سے ہی دوڑا دیا اور آج تک وہ دوڑے ہوئے ہیں۔ لیکن جب آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف فرمائی تو اس کی اشاعت کے لئے اس وقت آپ کے مالی حالات ایسے نہیں تھے، وسعت نہیں تھی، بڑے تنگ حالات تھے۔ اس بات پر حضرت مسیح موعود بڑے پریشان تھے کہ اس کی اشاعت کس طرح ہوگی، کس طرح اپنی اس تصنیف کو دنیا کے سامنے پیش کروں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور اس پریشانی کو دور فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کی اشاعت کو بھی ایک نشان قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’جب میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ تصنیف کی جو میری پہلی تصنیف ہے تو مجھے یہ مشکل پیش آئی کہ اس کی چھپوائی کے لئے کچھ روپیہ نہ تھا اور میں ایک گمنام آدمی تھا۔ مجھے کسی سے تعارف نہ تھا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی تو یہ الہام ہوا (۔) (ترجمہ) کھجور کے تنا کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ چنانچہ میں نے اس حکم پر عمل کرنے کے لئے سب سے اوّل خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ کی طرف خط لکھا۔ پس خدا نے جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا ان کو میری طرف مائل کر دیا اور انہوں نے بلاتوقف اڑھائی سو روپیہ بھیج دیا اور پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا۔‘‘

اس زمانے میں روپے کی بڑی قیمت تھی تو اس سے کافی کام ہوا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ:۔

’’پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا اور چند اور آدمیوں نے روپیہ کی مدد کی اور اس طرح پر وہ کتاب باوجود نومیدی کے چھپ گئی اور وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ واقعات ایسے ہیں کہ صرف ایک دو آدمی ان کے گواہ نہیں بلکہ ایک جماعت کثیر گواہ ہے جس میں ہندو بھی ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 350)

..........اس کتاب کے ضمن میں بتا دوں کہ گو بہت سے لوگوں نے آپ کی اعانت کی، مدد فرمائی۔ لیکن بعض علماء نے انگریزی گورنمنٹ کے ڈر سے لینے سے انکار کر دیا..........

پھر حضرت مسیح موعود کی دعا کی قبولیت کے ایک علمی معجزے کے بارے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے لکھا ہے کہ اپنے ابتدائی ایام تصانیف میں (جب شروع میں حضرت مسیح موعود کتابیں لکھ رہے تھے) حضرت مسیح موعود نے کوئی کتاب عربی زبان میں نہیں لکھی تھی بلکہ تمام تصانیف اردو میں یا نظم کا حصہ فارسی میں لکھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ عربی میں بھی لکھیں۔ تو حضرت مسیح موعود نے بڑی سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا کہ میں عربی نہیں جانتا۔ مولوی عبدالکریم صاحب بے تکلف آدمی تھے، انہوں نے عرض کیا کہ میں کب کہتا ہوں کہ حضور عربی جانتے ہیں، میری غرض تو یہ ہے کہ کوہِ طُور پر جایئے اور وہاں سے کچھ لایئے۔ فرمایا ہاں دعا کروں گا۔ (ان کا مطلب یہ تھا کہ دعا کریں، اللہ میاں سے مانگیں) اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور جب دوبارہ باہر تشریف لائے تو ہنستے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے دعا کر کے عربی لکھنی شروع کی تو یہ بہت ہی آسان معلوم ہوئی۔ چنانچہ پہلے میں نے نظم ہی لکھی اور کوئی سو شعر عربی میں لکھ کر لے آیا ہوں، آپ سنئے۔ یہ عربی میں حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف تھی اور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے کئی کتابیں عربی میں تصنیف کیں اور زمانے بھر کے علماء کو چیلنج کیا کہ کوئی آپ کے مقابلے میں ایسی فصیح و بلیغ معنی و معارف اور حقائق سے پُر عبارت عربی زبان میں لکھ کر دکھائے مگر کسی کو طاقت نہیں ہوئی کہ اس مقابلے کے لئے کھڑا ہوتا۔ لکھتے ہیں کہ الغرض حضرت مسیح موعود کے تمام کاروبار کا انحصار دعاؤں پر تھا۔ آپ کی زندگی کے اوقات کا اکثر حصہ دعاؤں میں گزرتا تھا۔ ہر کام سے قبل آپ دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنے دوستوں کو بھی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ دعا کو آپ ایک عظیم الشان نعمت یقین کرتے تھے کسی اور ذریعے کو آپ ایسا عظیم التاثیر نہیں بتلاتے تھے جیسا کہ دعا ہے اور دعا کو اسباب طبعیہ میں سے ایک سبب بتلاتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 527,52)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

’’یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزّ و جل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔ لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزّت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اُس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے..........یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے‘‘۔ جس طرح کہ کیل گڑ جاتی ہے اس طرح لگتا ہے کہ دل میں کوئی چیز کھب گئی ہے۔ کیونکہ دعا قبول ہوگئی ہے، دل یہ گواہی دیتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ’’سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دُور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور اَنَا الْقَادِر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 240,239)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں پر مزید یقین عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے تا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین اور اس کے قادر و توانا ہونے کا فہم و ادراک ہمیں اس کے قریب تر کرتا چلا جائے اور ہم اس کے مقربوں میں شمار ہونے لگ جائیں۔

❀❀❀❀

مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو

واقفین نو کے لئے ایک اہم شعبہ

چین میں میڈیکل کی تعلیم کا حصول

مستقبل میں جماعت کو واقفین نو کی مختلف شعبہ جات میں ضرورت ہے۔ وکالت وقف نو وقتاً فوقتاً مختلف اہم اور ضروری شعبہ جات کے لئے واقفین نو کی رہنمائی کرتی رہتی ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک اہم شعبہ میڈیکل تعلیم کا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے اچھے لائق اور ذہین طلباء کا رجحان میڈیکل تعلیم کی طرف بہت زیادہ تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے انجینئرنگ کی طرف زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انجینئرنگ کے بے شمار شعبہ جات ہیں۔ جن کی پرائیویٹ اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں کافی ڈیمانڈ ہے اور وہ بہت پُرکشش معاوضہ دیتی ہیں۔ لیکن واقفین نو کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے ماں باپ نے ان کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے۔ اس لئے انہیں ایسے شعبے منتخب کرنے چاہئیں اور ان کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ جن پیشوں کی جماعت کو ضرورت ہے۔ اس وقت جماعت کو مربیان اور معلمین کے بعد زیادہ ضرورت ڈاکٹرز کی ہے۔ جبکہ انجینئرز اور کمپیوٹر کے ماہرین کی نسبتاً کم تعداد میں ضرورت ہے۔ لیکن دوسری طرف جائزوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اچھے اور ذہین واقفین نو کا زیادہ رجحان انجینئرنگ اور کمپیوٹر کی طرف ہے۔ جبکہ میڈیکل کے شعبہ کی طرف رجحان کم ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے میرٹ بہت اونچا ہے۔ پھر انٹری ٹیسٹ پاس کرنے کے لئے بھی خاصی محنت کرنی پڑتی ہے۔ پاکستان میں اب بعض پرائیویٹ ادارے بھی ایم بی بی ایس کرواتے ہیں۔ لیکن ان کی فیس اور دیگر واجبات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہیں۔ لیکن اب بعض بیرونی ممالک میں کچھ ادارے ایم بی بی ایس کرواتے ہیں۔ لیکن ان کی ڈگری بعض دیگر ممالک میں تسلیم نہیں کی جاتی اور انہیں اپنے ملک میں مزید امتحانات پاس کرنے پڑتے ہیں تب جا کر میڈیکل پریکٹس کی اجازت ملتی ہے۔

اب چین کی بعض یونیورسٹیاں PMDC سے رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایم بی بی ایس کے بعد پاکستان میں انہیں مزید کوئی ٹیسٹ نہیں دینا ہوگا۔ اس لئے اب پاکستان سے سینکڑوں کی تعداد میں طالب علم ایم بی بی ایس کے لئے چین جانا شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے اتنی تعداد میں روس کی طرف ان کا رخ تھا۔ لیکن چین قریب ہونے اور ایشین کلچر ہونے کی وجہ سے طالب علم چین میں میڈیکل تعلیم حاصل کرنے کو فوقیت دیتے ہیں۔ چین کی بعض یونیورسٹیاں درج ذیل ادارہ جات کے ساتھ رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔

1- (WHO) World Health Organization
2- (IMED) International Medical Education Directory
3- (ECFMG) Education Commission for Foreign Medical Graduates
4- (GMC) General Medical Council UK

چین کی ان یونیورسٹیوں کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہیں۔

1- China Medical University, 92 Bei Er Road, Heping District Shenyang, Liaoning 110001
2- Gannan Medical University, 1 Yi Xue Yuan Road Ganzhou, Jiangxi 341000, P.R. China
3- Hubei Medical University
4- Zhejiang Medical University, 353 Yanan Road, Hangzhou, Zhejiang 310027
5- Anhui Medical University, 24 Meishan Road, Hefei, Anhui 230038
6- Wenzhou Medical University, 82 Xue Yuan Road, Wenzhou, Zhejiang 325003

ان یونیورسٹیز میں سلیبس پاکستان والا ہی پڑھایا جاتا ہے۔ زیادہ تر اساتذہ انڈین، ایرانی اور پاکستانی ہیں۔ ان میں ایم بی بی ایس میں داخلہ کے لئے پاکستانی طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ ایف ایس سی پری میڈیکل میں حاصل کردہ نمبر 60 فیصد یا اس سے زائد ہوں۔

60 فیصد سے کم نمبر لینے والے داخلہ تو لے سکتے ہیں۔ لیکن ایم بی بی ایس کے بعد PMDC ان کا ٹیسٹ نہیں لے گی اور نہ ہی پاکستان میں پریکٹس کی اجازت ہوگی۔

ان یونیورسٹیز میں ایم بی بی ایس کا دورانیہ ساڑھے چار سال کا ہوتا ہے۔ ذریعہ تعلیم انگلش ہے۔ یونیورسٹی کی فیس سالانہ 1500 ڈالر سے 3500 ڈالر تک ہے۔ جبکہ ہوسٹل اور کھانے کے اخراجات سالانہ 900 ڈالر سے لے کر 1500 ڈالر تک ہوتے ہیں۔ ہوائی جہاز کا یکطرفہ کرایہ 25000 سے 30000 روپے تک ہے۔ ہوسٹل کے کمرے میں فرشی قالین، ٹیلی ویژن، فریج، ٹیلی فون، AC اور کمپیوٹر کی سہولت ہوتی ہے۔ پاکستانی روپے میں یہ اخراجات ایک لاکھ اسی ہزار سے تین لاکھ روپے سالانہ تک بنتے ہیں۔

ان یونیورسٹیز میں داخلہ سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے داخلہ کے حصول کے لئے 600 ڈالر سے 1000 ڈالر تک خرچ ہوتا ہے۔ جو کہ طالب علم کو پاکستان میں ہی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ دیگر ٹیوشن فیس، ہوسٹل اور کھانے کے اخراجات یونیورسٹی پہنچ کر ادا کرنے ہوتے ہیں۔ پہلے سال کی تمام فیس یکمشت جبکہ آئندہ سالوں کی فیس ماہوار اقساط میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

ویزہ کے حصول کے سلسلہ میں پاکستانی طلباء کے لئے کوئی فیس نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی بینک گوشوارہ درکار ہے۔ البتہ میڈیکل ٹیسٹ ضروری ہے۔ جو کہ دفتر خارجہ سے تصدیق شدہ ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں رہنمائی کے لئے پاکستان میں مختلف ادارہ جات کام کر رہے ہیں۔ بعض احمدی احباب بھی اس سلسلہ میں رہنمائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ان سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

آجکل پاکستان میں سرکاری ادارہ جات میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔ ایسے واقفین نو جو میڈیکل کے شعبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور بطور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن کسی وجہ سے پاکستان کے ادارہ جات میں داخلہ حاصل نہ کر سکیں۔ اگر وہ استطاعت رکھتے ہوں تو ان کے لئے مشورہ ہے کہ وہ چین کی مندرجہ بالا یونیورسٹیز میں داخلہ حاصل کر کے ایم بی بی ایس کی تعلیم حاصل کریں اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

اللہ کرے کہ تمام احمدی طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے جماعت کے لئے بہترین اور مفید وجود بن سکیں۔ آمین۔

اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے مکرم فرخ لقمان صاحب آف لاہور سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

042-5177124, 0301-4411770

اعلان داخلہ

۞ رچنا کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی گوجرانوالہ نے مندرجہ ذیل B.Sc انجینئرنگ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 1۔ الیکٹریکل انجینئرنگ، 2۔ مکینیکل انجینئرنگ 3۔ انڈسٹریل اینڈ مینوفیکچرنگ انجینئرنگ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اکتوبر 2006ء مقرر ہے۔ تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ ملاحظہ فرماویں۔

www.rcet.edu.pk

۞ یونیورسٹی آف کراچی کے ڈیپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1) بی ایس (کمپیوٹر سائنس، سوفٹ ویئر انجینئرنگ)
(2) ایم سی ایس
(3) پی جی ڈی (کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن سائنس)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ برائے ایم سی ایس اور پی جی ڈی 31۔ اکتوبر 2006ء اور برائے بی ایس پروگرامز 7 نومبر 2006ء مقرر ہے۔ تفصیلات کیلئے اس ویب سائٹ کو ملاحظہ فرماویں۔

www.csku.edu.pk

(نظارت تعلیم)

انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے
(حضرت مسیح موعود)

زیبرا کراسنگ کا قانون

اکتوبر 1926ء میں برطانیہ میں پہلی مرتبہ سڑک پر پیدل چلنے والوں کے لئے لندن ٹریفک ایڈوائزری کمیٹی نے پارلیمنٹ سکوائر پر Redestrian Crossing کے لئے خصوصی انتظامات کئے۔ ان انتظامات کے تحت پیدل چلنے والوں کی رہنمائی کے لئے ایک بورڈ آویزاں کیا گیا تھا۔ جس پر ”سڑک یہاں سے عبور کریں“ کے الفاظ تحریر تھے۔ اگلے برس اگست میں اسی طرح کے بورڈ 16 مختلف مقامات مثلاً پکاڈلی سرکس، ہے مارکیٹ (Herring Bone) اور اس کی نواحی سڑکوں پر نصب کئے گئے۔

اس وقت سڑک عبور کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے دو متوازی لکیریں بنا دی جاتی تھیں۔ 34-1933ء میں سڑک پر Herring بیزن، سفید رنگ سے بنایا جانے لگا۔ اس کے نزدیک جو بورڈ آویزاں کیا جاتا تھا اس پر انگریزی کا حرف بہت نمایاں طریقے سے تحریر کیا جاتا تھا۔

1934ء میں کراسنگ کے نشانات میں ہم آہنگی اور معیار پیدا کرنے کے لئے سڑک پر زرد رنگ کے نشانات ڈالے جانے لگے۔ ان نشانات کو وزیر ٹرانسپورٹ Sir Leslie Hore Velisha نے متعارف کرایا تھا اور ان نشانات کو انہی کے نام سے موسوم کر کے Belisha Beacon کہا جانے لگا تھا۔ ان کی نشاندہی کے لئے شیشے کی بنی ہوئی نشانیاں بھی نصب کی گئیں جو چھوٹے لڑکوں کی شرارت کی نذر ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ان کی جگہ ایلومینیم کے بنے ہوئے گلوب بطور نشانی لگائے جانے لگے۔ 1952ء میں پلاسٹک کے بنے ہوئے نشانات جن پر Winking Lights بھی لگی ہوئی تھیں، بطور نشانی لگائے جانے لگے۔

1951ء میں سڑک عبور کرنے والوں کے لئے زیبرا کراسنگ کا قانون وضع کیا گیا جو 31 اکتوبر 1951ء سے نافذ العمل ہوا۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

مصرنے 5ہزار فوجی سرحد پر تعینات کر دیئے

مصر نے غزہ سے ملحقہ سرحد پر پانچ ہزار فوجی تعینات کر دیئے ہیں۔ فوجیوں کی تعیناتی کا فیصلہ اسرائیل کی اپیل پر کیا گیا ہے۔اس سے فلسطینیوں کی جانب سے مصر کی سرحد کو غیر قانونی طور پر پار کرنے کی حوصلہ شکنی ہوگی۔اسرائیل نے کہا تھا کہ سرحد سے ملحقہ سرنگوں کو فلسطینی اسلحہ سمگل کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو اسرائیل اس علاقے پر بمباری کرسکتا ہے۔

ایٹمی پروگرام جاری رہے گا

ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر نے کہا ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔دشمن کی دھمکیوں میں نہیں آئیں گے۔ ہمارا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کیلئے ہے۔دنیا کی کوئی طاقت ایران کی ترقی کی راہ میں حائل نہ ہوسکتی ہے۔

آسام میں تین بم دھماکے

بھارتی ریاست آسام کے دارالحکومت گوہاٹی میں مختلف مقامات پر 3 بم دھماکے ہوئے۔جن کی وجہ سے 10۔افراد ہلاک ہوگئے اور 20 زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو بچے بھی شامل ہیں۔

چین نے خلاء میں نیا سیٹلائٹ بھیج دیا

چین نے اپنے ملک میں تیار ہونے والے سینوسیٹ II سیٹلائٹ کو گزشتہ اتوار کو خلاء میں بھیج دیا ہے۔ یہ سیٹلائٹ چائنہ اکیڈمی آف سپیس ٹیکنالوجی نے تیار کیا۔ جسے سیاچانگ سے خلا میں بھیجا گیا۔حکام نے بتایا کہ اس سے ملک میں مواصلات کے شعبہ میں انقلاب آئے گا اور ٹی وی سروسز بہتر ہوں گی۔ یہ سیٹلائٹ 51 ٹن وزنی ہے۔

کے۔ایم۔اظہر انتقال کر گئے

سابق گورنر سرحد کے۔ایم۔ اظہر صاحب 29۔اکتوبر کو وفات پا گئے۔ دماغ کا آپریشن ہوا جس کے بعد جانبر نہ ہوسکے۔

زہریلی شراب سے ہلاکتیں

جنوبی پنجاب میں زہریلی شراب پینے سے جو ہلاکتیں ہوئیں۔ ان پر تحقیقات کی جارہی ہیں ایک رپورٹ کے مطابق بعض موجودہ وسابقہ ارکان اسمبلی اور تحصیل ناظم کی سرپرستی میں 27 بااثر گروہ اس دھندہ میں ملوث ہیں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران 369۔افراد اس کی نذر ہو چکے ہیں پولیس نے محض خانہ پری کیلئے 413 مقدمات درج کئے ہیں لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔اب بھی 8۔افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے ایک رپورٹ کے مطابق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ متاثرین کی اصل تعداد زیادہ ہے لوگ بدنامی اور گرفتاری کے خوف سے گھروں میں پرائیویٹ علاج کروا رہے ہیں۔

نائیجیریا میں مسافر طیارہ تباہ ہوگیا

نائیجیریا میں ایک مسافر طیارے کے گر کر تباہ ہونے سے 104۔افراد ہلاک ہوگئے۔طیارہ ابوجا سے سکوٹو جارہا تھا۔ایک سابق نائیجیرین صدر کا بیٹا بھی اس حادثہ میں ہلاک ہوگیا۔

پنجاب میڈیکل کالجوں میں داخلے

پنجاب بھر میں میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلے کیلئے 5 امتحانی مرکز قائم کئے گئے۔جس میں کل 15 ہزار 93 طلباء نے شرکت کی۔اس ٹیسٹ کے نتائج کا اعلان ایک ہفتہ بعد کر دیا جائے گا۔

پیاز کی قیمت میں اضافہ

پیاز کی قلت بحران کی صورت اختیار کر گئی۔12 روپے کلو فروخت ہونے والا پیاز 50 روپے کلو تک فروخت ہو رہا ہے۔رواں سال بارشوں کے باعث سندھ اور پنجاب میں پیاز کی فصل تباہ ہونے سے پیداوار میں کمی آ گئی تھی جس کی وجہ سے نرخ بڑھ گئے ہیں۔

ڈینگی اور ھیمر جک فیور کے مریضوں کی تعداد 2 ہزار ہوگئی

ملک میں ڈینگی اور ھیمر جک فیور کے مریضوں کی تعداد 2 ہزار تک پہنچ گئی۔ ماہرین صحت نے بتایا کہ یہ مرض وبائی صورت اختیار کرنے لگا ہے۔ یہ مرض چھونے سے نہیں پھیلتا۔مگر مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتا ہے پنجاب کے صوبائی وزیر نے محکمہ صحت کو ڈینگی وائرس سے بچاؤ کیلئے موثر انتظامات کرنے کا حکم دیا ہے۔تمام ادویات کو ممکن بنایا جائے گا اور ہسپتالوں کی خالی آسامیوں کو جلد پر کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ ہدایات لاہور میں ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے دیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ جو خریداران الفضل ہاکر سے اخبار حاصل کرتے ہیں۔ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2006ء مبلغ -/88 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اکتوبر	
طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:22

البشیرز پیچ
معروف قابل اعتماد نام
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

ضرورت سٹاف
الصادق اکیڈمی میں ایف ایس سی۔بی۔اے/بی ایس سی بی۔ایڈ۔ایم ایس سی/ایم اے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔انٹرویو مورخہ 4 نومبر صبح 9:00 بجے ہوگا۔درخواست صدر صاحب محلہ سے تصدیق شدہ اور ڈاکومنٹس کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔
☆ادارہ میں آیا کی آسامیوں کیلئے بھی درخواستیں مطلوب ہیں
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون: 6211637

"لاعلاج" امراض کا علاج
جدید ترین ہومیوپیتھی (ہولز موپیتھی)
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ۔ 047-6212694

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

CPL-29FD

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V۔گیزر۔ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

فخر الیکٹرونکس
بڑے سائز کی امپورٹڈ ٹوئن ٹب سیمی
آٹومیٹک واشنگ ڈرائی مشین گارنٹی کے ساتھ -/6900
ڈاؤلینس فریج ڈبل ڈور -/12500 ٹوئن مشین -/6500
مائیکروا وون -/3200
جوسر (1 in 10) فوڈ فیکٹری -/3000 "14 ٹی وی -/5100
سپلٹ اے سی 15000۔ مکمل ڈش /5000 میں لگوائیں۔
پیکج کے ساتھ سینڈوچ میکر گفٹ فری
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614

Your Child's Promising Future
یونیق سکالرز اکیڈمی۔کمپیوٹرائزڈ۔انگلش میڈیم
نرسری تا 10th
داخلہ سمیسٹر سسٹم
پر ہر 4 ماہ بعد
اگست نومبر اور مارچ میں
KGI اور KGII پلے گروپ میں داخلہ کی ابتدائی
عمر 3 سال تا 4½ سال
وقف نو اور کمپیوٹر کی لازمی تدریس
کوالیفائیڈ اور سبجیکٹ سپیشلسٹ ٹیچرز
61-62 شکور پارک ربوہ فون آفس 0334-6201923-0333-8988158 رہائش 047-6211113